

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

سلسلہ خطبات جمعہ

تربیت اولاد اور اسوہ رسول اکرم ﷺ حمل ولادت، اذان اور نام رکھنے کے مراحل

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم واهلیکم نارا وقودها الناس والحجارة علیہا
ملائکة غلاظ شدان لا یعصون اللہ ما امرهم ویفعلون ما یؤمرون۔

ترجمہ: اے مومنو تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جسکا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر مضبوط
دل والے فرشتے مقرر ہیں۔ جن کو اللہ جو حکم فرماتے ہیں اسکی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم دیا جائے اسے بجالاتے ہیں
وعن ایوب بن موسیٰ عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ ﷺ قال ما نحل
والد ولده من نحل افضل من اذہ حسن (رواہ الترمذی والبیہقی)

ترجمہ: حضرت ایوبؑ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا (ابن سعید) سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے
ارشاد فرمایا کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھی تعلیم و تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔

اولاد ثمرۃ القلب ہے: محترم ساتھیو! ہر مسلمان کے لئے اپنے تمام مال و متاع دنیا و مافیہا میں سب سے

عزیز ترین شے اس کی اولاد ہے جس کو حدیث میں ”ثمرۃ القلب“ کہا گیا ہے۔ اصول اور قاعدہ دنیا میں یہی ہے کہ جو
چیز انسان کو زیادہ محبوب و عزیز ہو اسکی حفاظت اور رعایت کیلئے وہ تمام وسائل و ارباب اختیار کئے جاتے ہیں جو اس کے
قدرت میں ہوں قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنے اس قیمتی سرمایہ اور خزانہ کی حفاظت تربیت والدین کی انسانی، شرعی،
اخلاقی اور معاشرتی فرائض میں سے ہے، جن لوگوں نے قرآنی و اسلامی تعلیمات کے حدود و قیود میں رہتے ہوئے اپنے
جگر گوشوں کو پالا پوسادہ خود بھی نیک بخت ٹھہرے اور اولاد بھی صالح معاشرہ کے بہترین جزو قرار پائے اور تربیت اولاد
کے سلسلہ میں اسلام کے معین کردہ خواہات و خواہات کے مطابق عمل کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ان کی جہنم سے رہی اور نہ

بچے راہ حق کو پاسکے۔

احکامات اسلام عین فطرت ہیں: اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ اس کے تمام احکامات فطرت کے عین مطابق، حق اور سچ پر مبنی ہیں، اس کے امت پر کروڑوں انعامات و احسانات ہیں، ان نعمتوں کے شمار کرنے میں اگر پوری زندگی صرف کی جائے، ان کا گنتا انسانی بس میں نہیں دیگر شعبہ ہائے زندگی کی طرح حسن معاشرہ کے کسی شعبہ کو بخشتی نہیں رکھا۔ ان نوازشات میں ایک اہم لطف و کرم یہ ہے کہ اولاد سے متعلق اس دین متین میں پیدائش سے لے کر عہد طفولیت، شباب، شادی و دیگر معاملات کے بارہ میں شرعی احکامات پورے وسط و تفصیل سے راہنمائی کے لئے موجود ہیں اور یہی خصوصیت آپ اور ہمارے اس مذہب اسلام کی ہے دنیا کے دیگر اقوام اور تہذیبوں کے علمبرداروں کے دعوے تو خوشنما، بلند و بالا، جبکہ حقوڑا سا ان کا قرب حاصل کرنے سے ایک صحیح العقیدہ مسلمان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ جیسے ان کے تہذیب و تمدن میں والدین کے حقوق و فرائض برائے نام ہیں یہی صورت حال اولاد کی تربیت کی ہے پورا ڈھانچا اندر سے کھوکھلا اور کامیابی کی روشن منزل پانے سے یکسر خالی ہے۔ صحیح العقیدہ مسلمان کی قید میں نے اس لئے ذکر کر دی کہ ہم میں سے بعض سادہ لوح یا ایسے روشن خیال جو مادر پدر آزادی کے خواہاں ہوں مغرب کی تہذیب و تمدن کی بھول بھلیوں سے متاثر ہو کر ان کے معاشرہ کی خوبیوں کے گن گاتے تھکتے نہیں۔ کاش ایسے نام کے مسلمان کو اپنے دین کی خوبیوں کا اگر صحیح اندازہ و علم ہوتا جس میں بچوں کی تربیت، اخلاق و کردار کی درستگی، الغرض قدم قدم پر راہنمائی کے اسرار و رموز موجود ہیں تو کبھی کامل و جامع دین اسلام کے بارہ میں موجودہ ترقی یافتہ دور کے دوران تہذیب اور احساس کسری اور مرغوبیت کا شکار نہ ہوتے۔

تربیت اولاد اور اسوۂ رسول اکرم ﷺ اسلام نے تربیت اور حسن کردار و اعمال کے ذیل میں ایسے قواعد و اصول مقرر فرمائے جو عقیدہ و اخلاق اعتبار سے بچے کی تربیت کرنے میں موثر اور سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دینی اعتبار سے اولاد کے حقوق اور ماں باپ کی ذمہ داریاں بھاننا ان پر اسی طرح لازم ہیں جس طرح اولاد پ ماں باپ کے حقوق کی پاسداری اور ادائیگی فرض ہے۔ آئیے اب دیکھیں کہ بچے کے اس عالم فانی میں آنے کے ساتھ والدین کو اولاد کا کون سا حق ادا کرنا ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے اسی حق کی ادائیگی کو عملی طور سے ادا فرما کر قیامت تک آنے والے ہر مسلمان کے لئے ایک بہترین نمونہ قائم فرمایا۔

حضرت حسن کے کان میں نبی ﷺ کی اذان:

عن ابی رافع قال رأیت رسول اللہ ﷺ اذن فی اذن الحسن بن

علی حین ولدته فاطمة بالصلاة (رواہ الترمذی و ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حسن بن علی کے کان میں

اذان ام الصبیان کے مرض سے حفاظت کا ذریعہ: ایک اور موقع پر حضور ﷺ کے نواسے حضرت حسن بن علیؑ حضور ﷺ سے روایت فرما رہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس (مسلمان) کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہو اور اس شخص نے اسکے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی تو یہ بچہ ام الصبیان (جیسے خطرناک بیماری) سے محفوظ رہیگا۔

بچے کے کان میں اذان کے فوائد: بچہ کے ابتدائی تعلیم و تربیت کے حق کا سلسلہ نہ صرف یہاں بلکہ حمل کے زمانہ سے شروع ہو جاتا ہے جس کا ذکر انشاء اللہ بعد میں کر رہا ہوں بات ہو رہی تھی دائیں بائیں کان میں اذان و تکبیر کہنے کی تو علماء نے اس کے کئی فوائد ذکر کئے ہیں اس میں راز یہ ہے کہ اسی انسان کے اس عالم میں آنے کے بعد سب سے پہلی آواز ایسے مبارک کلمات کی پڑے جو باری تعالیٰ کی عظمت پر دلالت کرتے ہوں۔ وحدہ لا شریک کے اقرار اور غیر اللہ کی نفی ہو یہی وہ کلمات ہیں جس کے اقرار و تصدیق سے انسان خالق و مالک حقیقی کے دائرہ عبدیت میں داخل ہوتا ہے۔ ایک قسم کی تلقین ہے۔ جیسے کہ حضور ﷺ کے ارشاد مبارکہ کے مطابق قریب المرگ فرد کو کلمہ توحید کی تلقین کی جاتی ہے اگرچہ جب بچہ کے توالد کے فوراً بعد اور مرنے والے شخص کے حالات کے پیش نظر وہ ان کلمات کے اثرات کو نہیں سمجھتا مگر اس کے باوجود اس اذان و کلمہ شہادۃ کا اثر دل پر ضرور پڑ جاتا ہے۔

اذان کی آواز سے شیطان فرار: بچے کے کان میں اذان و اقامت کا ایک بہترین فائدہ بقول برزگوں کے یہ بھی ہے کہ ان اذانی جملوں کے سننے سے شیطان دور بھاگ جاتا ہے اسی مجلس میں دینی کتب پڑھنے والے طلباء بھی موجود ہیں۔ کتب احادیث میں باب الاذان میں انہوں نے اذان کے بلند آواز سے پڑھنے اور خاصیات کے ضمن میں پڑھا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا نودی بالصلوة اذبر الشیطان وله ضراط حتی لا یسمع التناذیر فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا قضی التشویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسه ویقول ان کر کذا ان کر کذا لئلا یمکن یدکر حتی یظلل الرجل ان لا یدری کم صلہ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ حضور ﷺ سے نقل فرما رہے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب نماز کیلئے اذان شروع کی جائے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے۔ (اس حال میں) کہ اس سے ہوا آواز کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ (وہاں تک دوڑتا ہے) کہ اسے اذان کی آواز سنائی نہ دے جب اذان ختم ہوتی ہے پھر واپس آ جاتا ہے جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے پھر دوڑتا ہے حتیٰ کہ اقامت ختم ہو جائے پھر واپس اس کے پاس آ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آدمی (نمازی) کے دل میں خیالات پیدا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر جو اسے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ آدمی یہ بھی بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ آپ ﷺ کا حکم ہے کہ مالک کا ساتھی نے ہری کے خواص و آثار مقرر فرمائے

بھاگ جاتا ہے جس فطرت سلیم پر اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے پیدائش کے ساتھ ہی یہ بد بخت اس نومولود کو اس پختہ عقیدہ سے روکنے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔ جب یہ مبارک کلمات بچے کے کان میں واقع ہونے شروع ہو جاتے ہیں یہ وہاں سے ڈر کر جس حد تک اذان کی آواز پہنچنے بھاگ جاتا ہے۔

اذان جنات سے حفاظت کا وسیلہ: اگرچہ اس حدیث میں نماز کے لئے اذان کا ذکر ہے مگر ان کلمات کا اثر جیسے کہ میں نے پہلے بھی عرض کر دیا ہے ہر جگہ ان کے پڑھنے سے اس کے اثرات وہی نمودار ہوں گے۔ اسی وجہ سے علماء نے فرمایا ہے جس گھر میں جنات کا اثر ہو وہاں کثرت سے اذان دینا وہاں سے جنات کے بھاگنے کا ذریعہ ہے۔ شیطان کو رب العالمین نے اپنے دربار سے طعون و مردود قرار دے کر جنت سے نکلنے کا حکم دیا اس نے تو قسم اٹھا کر کہا کہ میں مسلمان کو راہ حق سے ہٹانے کے لئے اس پر دائیں بائیں آگے پیچھے سے حملہ کر کے اس کو گمراہ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دوں گا۔ اسی دھمکی اور چیلنج کے پیش نظر انسان کا یہ ازلی دشمن چار طرفہ حملہ آور رہتا ہے۔ دشمنی کا یہ سلسلہ ولادت کے وقت سے شروع کر کے موت تک پیچھا نہیں چھوڑتا۔ کوئی ایسا موقع نہیں آتا کہ انسان اس کے شر کے خطرہ سے محفوظ رہے۔ اسی مکار و عیار دشمن کے ضرر سے بچنے کے لئے سید الانبیاء ﷺ نے ہر موقع اور محل اس خطرناک دشمن سے بچنے کے لئے مختلف اذکار اور ادراذ پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ جیسے بیت الخلاء میں داخل ہونے کے وقت کی دعا، بیت الخلاء سے فراغت کے موقع پر دعا۔ کھانا شروع کرنے کے موقع پر بسم اللہ اور کھانے سے فارغ ہونے پر کلمات حمد وغیرہ۔ گویا ایمان کی حفاظت اور شیطان کی خواہشات کی تکمیل سے نفس کو بچانا اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

محترم حضرات! یہ تو بچہ کی پیدائش کے بعد والدین پر ایک ایسے حق کا ذکر تھا جس پر عمل کرنے سے نومولود پر دینی اعتبار سے صحیح تربیت کے اثرات نمودار ہونے کا احتمال بلکہ عقیدہ اگر محکم و راسخ ہو یقینی ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے لیکن اس سے پہلے بھی ایک عالم ہے جس میں یہی دنیا میں آنے والا یہ بچہ ایک ناپاک نطفہ سے ابتداء کر کے مختلف مراحل طے ہوتے ہوئے احسن تقویم کی شکل اختیار کر جاتا ہے وہ عالم اور مکان والدہ کا رحم اور پیٹ ہے اگر اسی حالت حمل کے دوران ہی سے اس حمل کی نشوونما میں شریعت کے مطابق احکامات کی رعایت رکھی جائے۔ تو اسی ناپاک نطفہ سے پیدا ہونے والے مرد و زن میں سیرت و صورت کے کمالات پابکازی، دینداری اور شجاعت و بہادری جیسے اوصاف کی ابتداء حکم مادر ہی سے شروع ہو جاتی ہے۔

مواعظ و خطبات کی اثر انگیزی: انسانیت کی کردار سازی اور اخلاق و اعمال کی درستگی کے لئے ہمارے

صلحاء امت اصلاحي خطبات و مواعظ کے دوران جن واقعات اور قصص کا ذکر فرماتے ہیں وہ صرف قصے نہیں ہوتے بلکہ ہر واقعہ اپنے پیچھے عبرت و نصیحت کے ایک بیش بہا خزانے کی حیثیت سے عمل کرنے کی صورت میں کارگر اور صلاح و نجات کا باعث ہے اس کا اور اس کا اصل موضوع ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسول پر ان تک پہنچنے کی کوشش ہے، یہی کیفیت

والدین خصوصاً والدہ کے تربیت اولاد کے سلسلہ میں ایک ایسا نصیحت آموز واقعہ بیان فرمایا۔ جس پر غور کرنے سے انسان کی بند آنکھیں کھل جاتی ہیں کہ اگر حالت حمل ہی سے اولاد کے تربیت و اصلاح کی نیت کر کے عمل کے میدان میں اپنی توانائی خرچ کرنا شروع کر دیا جائے تو اپنے والد یا والدہ یا دونوں اللہ کی نصرت شامل حال ہونے کے مستحق بن کر ایک صالح فرد پیدا کرنے کے لئے بنیاد یہاں سے شروع ہو جاتی ہے۔

حمل میں والدہ کا حزم و احتیاط کا ثمرہ:

کابل کے والی امیر عبدالرحمن کے دادا بادشاہ دوست محمد نے ایک ملک کو فتح کرنے لشکر اپنے بیٹے جوان کا ولی عہد تھا، کماٹھ میں حملہ کرنے کے لئے بھیجا۔ دو تین دن گزرے تھے کسی نے خبر دی کہ شہزادہ شکست سے دوچار ہو کر واپس آ رہا ہے، دشمن اس کے تعاقب میں ہے یہ سن کر امیر دوست محمد خان انتہائی پریشانی اور بے چینی کا شکار ہوا۔ ایک طرف لوگوں کی شکست و ملامت کی فکر دوسرے طرف اپنے شہزادے بیٹے کی خیریت کا غم۔ فکر مندی کی وجہ یہی نے پوچھی اس نے اس سے بیٹے کی شکست کا رونا رویا۔ سنتے ہی ملکہ یعنی شہزادے کی والدہ نے کہا شکست کی اطلاع بالکل غلط اور جھوٹ پر مبنی ہے۔ امیر بیوی کے دعوے اور سادگی کے پیش نظر کہنے لگا مجھے باوثوق خبروں اور ذرائع کے ذریعہ اطلاع ملی ہے کہ تیرا بیٹا شکست کھا چکا ہے اس کے باوجود تم اس موقف پر ڈٹی ہو کہ میرا بیٹا جنگ سے فرار اختیار نہیں کر سکتا۔ وہ پھر بھی نہ مانی۔ بادشاہ سمجھا کہ عورت ذات ہے جب ایک غلط رائے پڑ جاتی ہے اسے راہ راست پر لانا پھر کارے وارد۔ محل سے باہر نکلا۔ دوسرے دن نئی اطلاع آئی کہ شکست کی خبر حقیقت پر مبنی نہ تھی شہزادہ فاتح و غلبہ بن کر فاتحانہ انداز میں آ رہا ہے۔ امیر دوست محمد خان نے اپنے بیوی سے اپنے دعویٰ کہ ”میرا بیٹا شکست نہیں کھا سکتا“ کی وجہ پوچھی پہلے تو وہ مسلسل وجہ بتلانے سے گریزاں رہی مگر خاوند کے مسلسل اصرار پر کہنے لگی۔ بادشاہ سلامت اس شہزادے کی جب میرے رحم میں نطفہ کی شکل میں موجودگی کا مجھے علم ہوا اسی وقت سے میں نے رب کائنات سے وعدہ کر لیا کہ میں کوشش کروں گی کہ میرے پیٹ میں حرام تو کیا میں مشتبہ لقمہ کھانے سے بھی احتراز کروں گی۔ تاکہ میرے کھانے والی غذا سے ایک صالح اور اعلیٰ خوبیوں والا بچہ پیدا ہو نہ کہ حرام اور مشتبہ کھانے سے خراب طبیعت و اخلاق رزیلہ پر مشتمل ایسا بچہ پیدا ہو جو نہ صرف والدین بلکہ تمام معاشرہ پر بوجھ بن جائے۔ جنگ میں پیٹھ موڑ کر بھاگنا بہترین اخلاق میں سے نہیں اور میں بچے کے پیدا ہونے تک سخت احتیاط کرتی رہی کہ حرام لقمہ جس کی خاصیت اخلاق میں کچی اور خرابی پیدا کرتی ہے۔ میرے بدن میں داخل نہ ہو مجھے اللہ کی ذات پر یقین تھا کہ میرے اس محتاط عمل کے پیش نظر میرا بچہ کبھی شکست خوردہ ہو کر رافرا اختیار نہیں کر سکتا اور جب آپ نے شکست کی خبر دی میں نے یقین سے کیا کہ یہ خبر غلط ہے جو واقعہ جھوٹی ثابت ہوئی۔

امیر دوست محمد خان کی یہی حکمت و احتیاط کا ایک اور مثال ہے کہ نہ کیا بلکہ شہزادہ پیدا ہونے کے

میں خود حرام لقمہ کھا کر کہیں اس سے بننے والا دودھ بچے کی نشوونما پر اثر انداز ہونے کے بعد اس کے اعمال و اخلاق کی خرابی کا باعث نہ ہے حتیٰ کہ وضو اور دو رکعت پڑھنے کے بعد مدت رضاعت کے زمانے میں دودھ پلاتی رہی۔ اس کا نتیجہ تھا کہ ایک طرف حکومتی ذرائع و وسائل اور دوسرے طرف والدہ کی وہ اعلیٰ اور صالح تربیت جس کے بل بوتے والدہ نے اپنے قول کو سچا کر کے دکھایا اور حکومتی اطلاعات سب کو جھٹلایا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اولاد کی کردار سازی کی رعایت اگر زمانہ حمل سے کی جائے۔ ماں کے دل میں خوف خدا ہو تو اولاد کے اخلاق بھی شرعی احکامات کے مطابق ہوں گے، رہن سہن، اعلیٰ معاشرت حتیٰ کہ میدان جنگ میں کردار بھی ایک سچے مسلمان کی طرح ہوگا اور خدا نہ کرے اگر والدین اسلام کے صفات عالیہ سے خالی ہوں تو پیدائش کے ساتھ ہی بچے میں ان کے برے اثرات پروان چڑھنا شروع ہو جائیں گے۔

عمدہ نام رکھنے کی اہمیت و فضیلت: مادرِ مکن اور اس کے بعد تو والد کے موقع پر والدین پر دنیا میں نوزائیدہ بچہ کی تربیت کے ضمن میں جن بعض امور کا ذکر کرنا ممکن تھا ذکر کر دیا۔ اب ایک مرحلہ اس نووارد کے شناخت اور تعارف کا ہے جسے ہم لوگ اپنی زبان یا اصطلاح میں ”نام“ کہتے ہیں۔ جس کے ذریعہ اس دنیا میں کروڑوں رہنے والوں کا ایک دوسرے سے امتیاز و فرق ہوتا ہے، ادیانِ باطلہ جس طرح اپنے ہر معاملہ میں مادر پدر آزادی کے علمبردار اور اپنے آپ کو کسی قید و شرط کے روادار نہیں سمجھتے یہی طریق کار ان کی اولاد اگر وہ جائز ہو کے نام سے بھی روادار کتے ہیں۔ نام رکھنے میں ہمیں دیکھنا ہے کہ آیا یہ نام انسانوں کا ہے یا جانوروں اور چوپایوں انسانیت کے ساتھ اس نام کا کوئی جوڑ ہے بھی کہ نہیں۔ حسن و قبح کی رعایت کرنا تو دور کی بات ہے بس جو دل میں آیا خواہ خونخوار درندے پرندے چرندے کا نام ہو یا بالکل بے معنی اور لالچنی رکھ دیتے ہیں اب اپنے یہاں بھی اسلام نے بچہ کے نام رکھنے کے لئے بھی خصوصی ہدایات دیئے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ نام جسے عربی میں اسم کہا جاتا ہے، کا اپنے مسمیٰ (جس پر نام رکھا جائے) میں اثر ہوتا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہے اگر بچہ پر نام مناسب اور بہتر رکھا جائے تو اس بچے کی نشوونما اور اخلاق میں بھی اس نام کی مناسبت اچھائی اور بھلائی کا ظہور ہوگا۔ اگر نام موذی جانور، فلمی اداکار، لعل و لعب و فضول کاموں میں نام و شہرت پانے والے کا ہو تو بڑا ہو کر نام کے اثر سے اگر مکمل نہیں تو کچھ اثر نام کا ضرور ہوگا۔ گفتار و کردار بھی جو نام رکھا گیا ہو کم بیش وہی ہوگا۔

برے نام کے برے اثرات: بد قسمتی سے آج مسلمانوں میں اچھے جاننے والے گھرانے بھی اپنے نوزاد کو مولود پچوں پر ایسے نام رکھ دیتے ہیں جن کو سن کر حسرت و حیرت سے آدمی دنگ رہتا ہے کسی نے بیٹے کا نام ”نامی“ رکھا ہے تو کسی نے ”نومی“ نام بھی پالا روای کی انتہا ہے کہ ”نعمان“ جو امام ابوحنیفہؒ کے عظیم امام و مجتہد کا اسم گرامی ہے۔ ان جیسے عظیم و بابرکت ذات کا نام اپنی اولاد پر رکھنا اپنے لئے رحمتوں و برکات کا سمندر اپنے گھر کھینچتا ہے۔ مگر یہاں بھی کئی

کہ اس بچے میں اس عظیم شخصیت کے عادات پیدا ہوں گی۔ اس سے بڑی کبھی اور کم فہمی اور کیا ہوگی۔ برائنام رکھ کر اپنے بچوں کو برے اثرات سے بچانے کے لئے حضور ﷺ نے فرمایا:

عن عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ قال جلست الى سعید بن المسیب فحدثنی ان جدہ حزنا قدما علی النبی ﷺ قال ما سمک قال اسمی حزناً قال بل انت سهل قال ما انا بمغیر اسماء سمائیہ ابی قال ابن المسیب فماذا الت فینا الحزونة بعد (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت عبد الحمید ابن جبیر ابن شیبہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت سعید بن المسیب کی مجلس میں حاضر تھا کہ انہوں نے مجھے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ان کے دادا (جن کا نام حزن تھا) حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضرت ﷺ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے انہوں نے کہا میرا نام حزن ہے (حزن عربی میں غم، فکر پریشانی اور سختی وغیرہ کو کہتے ہیں) حضور ﷺ نے یہ نام سن کر فرمایا، نہیں تمہارا نام ہل ہے۔

اولیاء اور صلحاء کے ناموں کی برکتیں: (یاد رہے محل حزن کے مقابلہ میں ہے جس کے معنی نرمی، آسانی اور رفاخی وغیرہ ہیں) میرے دادا نے انہیں کہا کہ میرے باپ نے جو نام رکھا ہے اب میں اس کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ حضرت سعید فرماتے ہیں کہ اس واقعہ سے اب تک ہماری خاندان میں مسلسل سختی، پریشانی، ترش روی کا سلسلہ موجود رہتا ہے۔ اگر ہم اپنے گھروں میں اجتماعی و انفرادی غم و صوم کی بار بار موجودگی پر کبھی غور کریں تو دیگر وجوہات کے علاوہ ایک اہم وجہ اور علت جس کی طرف اس حدیث سے اشارہ مل جاتا ہے کہ ماڈل اور فیشن اہل بننے کی خواہش میں بچوں اور بچیوں پر بعض نام ایسے رکھ دیتے ہیں جس سے لاڈلے پن اور ناپیدگی کا اظہار تو ہوتا ہے مگر اس نام کے نقصان دہ اثرات سے بچنا یقینی نہیں۔ نام ایسا ہو جو ذی معنی اور سننے والا قابل ستائش سمجھ کر اس نام کو صدقہ ایمان، سلامتی طبع اور تہذیب و اخلاق کا شاہکار سمجھیں۔ جس طرح بچہ ربیعی کے عقیقہ کرنے کا سبب اللہ تعالیٰ اس کو نواہد کو مصائب و آلام سے محفوظ فرمادیتے ہیں اسی طرح انبیاء، صلحاء اولیاء کے نام رکھنے سے بھی ان ناموں کا اثر ان میں ظاہر ہو کر خوبیاں نمایاں طور پر نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ ہم میں سے سادہ لوح اور احکام دینہ کو حقیر و لایعنی سمجھنے والے افراد اپنے اولاد پر ایسا نام رکھنے کے خواہشمند ہوتے ہیں جو ان کی سرداری، چودھراہٹ، خان ازم و ڈیرہ شامی کی علامات ہوں۔ عمر بڑھنے کے ساتھ خاندانی اونچ نیچ کے خصائص خصوصاً ظلم و جبر، تکبر و اتراہٹ ان کے خیر میں شامل ہو کر پورے کنبہ کی دنیاوی و اخروی جماعت کا باعث بن جاتے ہیں۔ نماز کا وقت ہو چکا ہے بات لمبی ہو گئی اولاد کا والدین پر حقوق کا کچھ حصہ انشاء اللہ آئندہ عرض کروں گا۔ رب کائنات ہم اور ہماری اولاد کو راہ راست پر چلانے کی توفیق نصیب فرما دیں۔